© rasailojaraid.com

(۱۵) مؤذن نبوی حضرت بلال ﷺ: قال ابن المنذر: "و یروی ...... (منهم) بلال ﷺ" [المغنی ۱/ ۳۹۴]

{2} تابعین عظام رحمة الله علیهم **کا مذہب :**

تابعین عظامؒ میں سے حضرت سعید بن المسیب ،سعید بن جبیر ،عطاء بن ابی رباح ،نافع مولی ابن عمر ،ابراہیم نخعی ،حسن بصری ،سلیمان بن مہران الاعمش اور خلاس بن عمرو رحمة الله علیهم جرابوں پر مسح کے قائل تھے۔ [کما سیأتی]

{3} فقہائے امت رحمهم الله **کے فرامین :**

حضرت سفیان ثوری ،حسن بن حی ،عبداللہ بن المبارک ،قاضی ابو یوسف ،محمد بن الحسن الشیبانیؒ بھی جرابوں پر مسح کو درست مانتے تھے۔ دیگر فقہاء میں سے امام ابوحنیفہؒ (آخری رجوع کے مطابق موٹی جراب پر)، قاضی ابو یوسفؒ، امام محمدؒ (**الهداية** ص:۳۷، **حاشية الطحاوی** علی مراقی الفلاح:۶۹، **البحر الرائق** ۱/ ۱۶۵، **نورالایضاح**:۵، **شرح معانی الآثار** ۱/ ۷۱، **فتاوی تاتارخانیۃ** ۱/ ۲۶۶، **فتح الملهم** بشرح صحیح مسلم ۱/ ۴۳۳، **بدائع الصنائع** ۱/ ۸۳، **بذل المجهود**: طهارة، باب المسح علی الجوربین، **فقه السنة**: الطهارة، مشروعية المسح علی الجوربین، فقره/۲) **امام مالکؒ** (ایک روایت کے مطابق)، ابن القاسمؒ، ابن عبدالبرؒ (**المدونة** ۱/ ۴۰، **الکافی** ۱/ ۱۷۸)، امام شافعیؒ (**الأم** ۱/ ۴، **المجموع** ۱/ ۲۲۶)، امام احمدؒ (**مسائل الامام احمد** ص۱۷، **المغنی** ۱/ ۳۷۳، **الانصاف** فی معرفة الراجح من الخلاف ۱/ ۱۷۹، **کشاف القناع** من شرح الاقناع ۱/ ۱۲۵) ابوثور خالد بن ابراہیمؒ، اسحاق بن راہویہؒ، داؤد ظاہریؒ اور امام ابن حزم رحمة الله علیهم جرابوں پر مسح کے قائل تھے۔ (**جامع الترمذی**، طهارة، المسح علی الجوربین، **مصنف ابن ابی شیبة**، طهارة، المسح علی الجوربین، **مصنف عبدالرزاق** طهارة، باب المسح علی الجوربین، **المحلی**، کتاب الطهارة ۲/ ۵۳)

{4} جرابوں کے مسح پر دیگر علماء و محققین کا نقطہ نظر :

درج ذیل فقہاء وعلماء اور سکالر جرابوں پر مسح کے قائل تھے: شیخ الاسلام ابن تیمیةؒ (**مجموع الفتاوی** ۲۱/ ۱۸۳۔ ۲۱۴) ابن القیمؒ (**زاد المعاد**، فی هدیه ﷺ فی المسح علی الخفین ۱/ ۱۹۲)، الشیخ عبدالعزیز بن بازؒ (**فتاوی برائے خواتین**، طهارة ص۷۵)، سید سابقؒ (**فقه السنة**، الطهارة، فی مشروعية المسح علی الخفین)، مفتی شام جمیل الشطی اور علامہ ناصر الدین البانیؒ (**المسح علی الجوربین** حاشیة ۱)، ابوبکر الجزائری حفظہ اللہ (**منهاج المسلم**/ ۱۸۵) اور ڈاکٹر وھبہ زحیلی حفظہ اللہ (**الفقه الاسلامی و أدلته** ۱/ ۴۹۷)۔

●●●●●

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلامی زندگی قسط:6

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روئے زمین کا افضل ترین طبقہ

☆☆☆ عبدالرحیم روزی ☆☆☆

اخلاق عالیہ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے مرشد اور آئیڈیل شخصیت رسول اکرم ﷺ کے پرتو تھے۔ وہ آپ ﷺ کو اسوۂ کامل سمجھتے اور حتی المقدور اپنے تئیں آپ کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرتے۔ نومسلم اصحاب مدینہ منورہ آکر مدت مدید آپ ﷺ کے شب و روز کے اعمال و کردار دیکھتے، جنہیں وہ حرز جاں بنالیتے اور اپنی قوم میں واپس جا کر رسول ﷺ کا نمونہ پیش کرتے۔

اکثر و بیشتر صحابہ حلم و حیاء کے پیکر، دشمنان اسلام پر سخت گیر، اپنے مابین مجسمہ شفقت و رحمت، تقویٰ و خشیت الٰہی میں عدیم النظیر تھے۔ خشیت الٰہی ان کے چہروں پر ہویدا تھی۔ حضرت عروہ بن مسعود الثقفی رضی اللہ عنہ نے باہمی اصلاح و مفاہمت کے لئے اپنا خون معاف کر دیا۔ (طبقات ابن سعد ۲/۸۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فطرتاً جلالی ہونے کے باوصف ضبط نفس اور بردباری اختیار کرتے، عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ شرم و حیا کے پیکر تھے۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے کافر بھائی ابوعزیز کو گرفتار کرنے والے انصاری مجاہد رضی اللہ عنہ کو بھائی کی مشکیں کسنے کا مشورہ دیا۔ مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ نے کتنے خطرناک حالات میں بھی عناق نامی عورت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی تعمیل کی اور اپنا مہم پھر بھی جاری رکھا۔ ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ اور غامدیہ عورت رضی اللہ عنہا نے رضا کارانہ طور پر رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر اپنے گناہ کبیرہ پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے حکم الٰہی قائم کرنے کا مطالبہ کر دیا غامدیہ رضی اللہ عنہا تأخیر دیکھ کر روہانسی ہوگئی۔ اجنبیہ سے بوس و کنار سرزد ہونے والے صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر اپنے کیے کی سزا قائم کرنے کی درخواست پیش کردی۔ رضی اللہ عنهم وأرضاهم

یہ انوکھے واقعات کیا ہیں؟! رسول اللہ ﷺ کا اپنا عکس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اتارنے میں کامیاب ہو جانے کی گواہیاں ہیں، جس کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ملا تھا۔ اور آپ ﷺ نے بلا کم و کاست اس فریضے کو ادا کر دیا۔ اور دنیا کی مشہور بے راہر و قوم مختصر عرصے میں نہ صرف ناقابل یقین حد تک سدھر گئی بلکہ آنے والی اقوام کے لئے اخلاق و کردار کے گرانمایہ نقوش کا ورثہ چھوڑ گئی اور قیامت تک کے انسانوں میں سے بنی نوع انسان کا سب سے افضل طبقہ قرار پائی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے انہی جامع اوصاف کو اللہ تعالیٰ ان کی مدح و ثنا کے ضمن میں بیان فرماتے ہوئے مسلم امت کو ان کے قالب میں ڈھل جانے، ان کے رنگ میں رنگ جانے اور ان عالی اقدار کو اپنانے کی تاکید فرماتا ہے۔

ارشاد باری ہے: ﴿محمد رسول الله والذين معه اشدآء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعاً سجداً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذلک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع أخرج شطئہ فازرہ فاستغلظ فاستویٰ علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحات منھم مغفرۃ واجرا عظیماً ﴾ (الفتح/۲۹)

مولانا سید مودودیؒ رقمطراز ہیں: "اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان کی پختگی، اصول کی مضبوطی اور ایمانی فراست کی وجہ سے کفار کے مقابلے میں چٹان کی طرح ہیں۔ وہ موم کی ناک اور نرم چارہ نہیں کہ کافر انہیں جدھر چاہیں موڑ دیں اور آسانی سے چبا جائیں۔ انہیں خوف سے دبایا اور ترغیب سے خرید انہیں جا سکتا۔" (تفہیم القرآن)

صحابہ کرامؓ زمانہ جنگ اور امن ہر دو حالات میں اسلام دوستی اور کفر دشمنی (الولاء والبراء فی الاسلام) پر پورے پورے عمل پیرا تھے۔ اسلام کے اصول جنگ وصلح کے مطابق کفار کے ساتھ صلح وصفائی، سلم وحرب، آداب معاشرت اور سفارتی تقاضوں سے بھی مکمل واقف اور تمام امور میں قرآن وحدیث کی تعلیمات کے پابند تھے۔

حضرت اسماء ذات النطاقین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (کان اصحاب النبی ﷺ اذا قرئ علیھم القراٰن کما نعتھم اللہ: تدمع أعینھم وتقشعر جلودھم) (القرطبی: الجامع فی احکام القرآن ۲۱۷/۱۵)

اپنوں پر نرم، بیگانوں پر گرم ہونے کی ایک اور قرآنی گواہی سنیے: ﴿یا أیھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہٖ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ أذلۃً علی المؤمنین أعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم ﴾ (المائدۃ/۵۴)

صحابہ کرامؓ کے اخلاص فی الدین کی ایک اور شہادت: ﴿لا تجد قوماً یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوآدّون من حآدّ اللہ ورسولہ ولو کانوآ اٰبآء ھم أو ابنآء ھم أو اخوانھم او عشیرتھم اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان وأیدھم بروح منہ ویدخلھم جنات تجری من تحتھا الانھار خٰلدین فیھا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اولٰئک حزب اللہ ألآ ان حزب اللہ ھم المفلحون ﴾ (المجادلۃ/۲۲)

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم　　رزم حق وباطل ہو تو فولاد ہے مؤمن

مداح صحابہ امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالبؓ اپنی خلافت کے پر آشوب دور میں اپنے بھولے بسرے ساتھیوں (صحابہ کرام) کی خشیت الٰہی کو عقیدت بھرے الفاظ میں یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں: "ولقد رأیت أصحاب محمد ﷺ فما أریٰ منکم أحداً یشبھھم...... لقد کانوا یصبحون شعثاً غبراً وقد باتوا سجداً وقیاماً یراوحون بین جباھھم وخدودھم ویقفون علی مثل الجمر من ذکر معادھم کأن بین ایدیھم رکب المعزی من طول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سجودھم، اذا ذکر اللہ هملت اعینھم حتی تبل جیوبھم، ومادوا کما یمید الشجر یوم الریح العاصف خوفاً من العقاب ورجاء الثواب." "میں نے محمد ﷺ کے صحابہ کرام ؓ دیکھے ہیں مجھے تم میں سے ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا جو ان کے مثل ہو، وہ اس عالم میں صبح کرتے تھے کہ ان کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے خاک سے اٹے ہوئے ہوتے۔ جبکہ رات وہ سجود وقیام میں کاٹ چکے ہوتے ایسے عالم میں کہ کبھی پیشانیاں سجدے میں رکھتے اور کبھی رخسار، اور حشر کی یاد سے اس طرح بے چین رہتے تھے جیسے انگاروں پر ٹھہرے ہوئے ہوں اور لمبے سجدوں کی وجہ سے ان کی آنکھوں کے درمیان بکری کے گھٹنوں جیسے گٹے پڑے ہوئے تھے۔ جب بھی ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر آجاتا تھا' ان کی آنکھیں برس پڑتی تھیں، یہاں تک کہ ان کے گریبانوں کو بھگو دیتی تھیں۔ وہ سزا کے خوف اور ثواب کی امید میں اس طرح کانپتے رہتے تھے جس طرح تیز جھکڑ والے دن درخت تھرتھراتے ہیں۔"

(نہج البلاغۃ خطبۃ ۹۵، المفید ۔ الارشاد ص: ۱۲۶)

جناب حیدر کرار ؓ عموماً اپنے ساتھیوں اور لشکریوں کی نافرمانی اور بہانہ تراشی' اور اہل شام کی اپنے قائد کے ساتھ وفاداری، جنگوں میں پامردی دکھانے اور فرمانبرداری کرنے کے مابین تقابل کرتے۔ اس تفاوت پر آپ ؓ خوب حسرت کرتے، ملامت کرتے، جھنجوڑتے تاکہ ان کی غیرت کو جوش آجائے۔ پھر مزید مہمیز کرنے کے لئے بھولے بسرے یاروں اور ساتھیوں کے ذکر خیر سے اپنے ضمیر کو تسکین پہنچاتے۔

سیدنا علی ؓ کی زبان مبارک پر صحابہ کرام ؓ کا ذکر بار بار بے ساختہ آتا تھا۔ جیسے کہ ہر انسان فطرتاً اپنے محبوب اور پسندیدہ بزرگوں اور ساتھیوں کا تذکرہ کرتا ہے اور ان کے اوصاف' عقیدت ومحبت کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

یہی اوصاف سورۃ الفتح کی آخری آیت میں گزر چکی ہیں۔ واللہ اگر یہ اوصاف صحابہ کرام ؓ کے نہ ہوں تو نہیں معلوم پھر کن کے ہوسکتے ہیں!؟ امام مالک ؒ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ نصاریٰ جب شام کو فتح کرنے والے صحابہ کرام ؓ کو دیکھتے تو گویا ہوتے: "واللہ ھٰؤلاء خیر من الحواریین فیما بلغنا" یہ لوگ ہماری معلومات کے مطابق (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے) حواریوں سے بھی بہت بہتر ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر، سورۃ الفتح/۲۹)

سید مودودی مرحوم کے مطابق (ذلک مثلھم فی التوراۃ) پیرایہ کی مراد (استثناء باب ۳۳، فقرہ ۱، ۲) ہوسکتا ہے "اور مردِ خدا موسیٰ نے جو دعائے خیر دے کر اپنی وفات سے پہلے بنی اسرائیل کو برکت دی وہ یہ ہے۔ اور اس نے کہا: "خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا۔"

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ایک اور موقع پر اپنے ساتھ محبت وعقیدت کا دم بھرنے والے بے وفا ساتھیوں کا جو اس وقت بپا ہونے والی جنگوں میں آپ کا ساتھ نہ دیتے، دشمن کے ساتھ مڈبھیڑ ہونے سے جی چراتے، ان کے اور صحابہ کرام ؓ کے مابین تقابل کرتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوئے صحابہ کرام کی تعریف وتوصیف میں جذباتی اور عاطفیت سے سرشار ہوکر اپنے ان لشکریوں اور ہردم مددگاری کے دعویدار ساتھیوں کواشتعال دلاتے ہیں۔آپ نے فرمایا:"ولقد كنا مع رسول الله ﷺ نقتل آباء نا وابناء نا واخواننا وأعمامنا، مايزيدناذلك الا ايماناً وتسليماً، مضيا على اللقم وصبراً على مضض الألم وجداً في جهاد العدوّ، ولقد كان الرجل منا والآخر من عدونا يتصاولان تصاول الفحلين يتخالسان أنفسهما أيهما يسقى صاحبه كأس المنون، فمرة لنا ومرة لعدونا منا، فلما رأى الله صدقنا أنزل بعدونا الكبت وأنزل علينا النصر حتى استقر الاسلام ملقياً جرانه ومتبوئا أوطانه، ولعمري لو كنا نأتي ما أتيتم ما قام للدين عمود ولا اخضر للايمان عود وايم الله لتحتلبنها دما ولتتبعنها ندما." "ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد میں اپنے باپ دادوں، بیٹوں، بھائیوں اور چچاؤں کوقتل کرتے۔اس سے ہماراایمان بڑھتا،اطاعت اورراہ حق کی پیروی میں اضافہ ہوتا تھا۔کرب والم کی سوزشوں پرصبر میں روئیدگی ہوتی اور دشمنوں سے جہاد کی کوششیں بڑھ جاتی تھیں۔ہماراایک شخص اور دشمن کا ایک شخص دوبیلوں کی طرح آپس میں بھڑتے اور جان لینے کے لئے ایک دوسرے پر جھپٹ پڑتے تھے، کہ کون اپنے حریف کوموت کا پیالہ پلاتا ہے۔کبھی ہماری جیت ہوتی تھی اور کبھی ہمارے دشمن کی۔جب اللہ تعالیٰ نے ہماری سچائی دیکھ لی،تواس نے ہمارے دشمنوں کورسوا کیااور ہماری نصرت وتائید فرمائی۔یہاں تک کہ اسلام سینہ ٹیک کراپنی جگہ جم گیااوراپنی منزل پر براجماں ہوگیا۔اللہ کی قسم!اگرہم بھی تمہاری طرح کرتے توکبھی دین کاستوں گرتا، نہ ایمان کا تنابرگ وبارلاتا۔اللہ کی قسم!تم اپنے کرتوت کے بدلے میں دودھ کے بجائے خون دوہو گےاورآخرتمہیں ندامت وشرمندگی اٹھاناپڑے گی۔" (نهج البلاغة خطبة ٥٦)

ایک اورموقع پرسیدناعلی نے فرمایا:"واعلموا عباد الله ان المتقين ذهبوا بعاجل الدنيا وآجل الآخرة فشاركوا أهل الدنيا في دنياهم، ولم يشاركهم أهل الدنيا في آخرتهم، سكنوا الدنيا بأفضل ماسكنت، وأكلوها بأفضل ما أكلت، فحظوا من الدنيا بما حظي به المترفون، وأخذوا منها ما أخذه الجبابرة المتكبرون، ثم انقلبوا عنها بالزاد المبلغ والمتجر الرابح، أصابوا لذة زهد الدنيا في دنياهم وتيقنوا أنهم جيران الله غداً في آخرتهم لا ترد لهم دعوة ولا ينقص لهم نصيبٌ من لذة." "اللہ کے بندو! جان لوکہ متقین جلدفنا ہونے والی دنیااوردیرپا آخرت کولے کررخصت ہوگئے۔انہوں نے دنیاوالوں سے ان کی دنیا میں شراکت اختیارکی، جب کہ دنیا والوں نے ان کی آخرت میں شراکت اختیارنہیں کی۔وہ دنیا میں بہتر طریقے سے ٹھہرے اورکھائے،پس انہوں نے دنیاسے آسودہ حال لوگوں کی طرح حصہ حاصل کیا،مگردنیاسے آخرت کے لئے کافی زادراہ اورکامیاب تجارت لے کرلوٹے۔دنیامیں زہدوقناعت سے مالامال ہوئے۔ان کویقین تھا کہ آخرت میں وہ اللہ تعالیٰ کے پڑوسی ہوں گے۔ان کی کوئی دعامستردہوئی، نہ لذت وسرور کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حصے میں کمی آئی۔ (نهج البلاغه: ۳۸۳ تحقيق صبحي صالح)

اسد اللہ الغالب حیدر کرار رضی اللہ عنہ اپنے اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کا نبی اکرم ﷺ کے جان نثار انصار رضی اللہ عنہم کے ساتھ تقابل کرتے ہوئے یوں ثنا خواں ہوئے: "اما بعد! أيها الناس...... فلما آووا النبي ﷺ واصحابه ونصروا الله ودينه، رمتهم العرب عن قوسٍ واحدة وتحالفت عليهم اليهود وغزتهم اليهود والقبائل قبيلة قبيلة، فتجردوا لنصرة دين الله، وقطعوا مابينهم وبين العرب من الحبائل وما بينهم وبين اليهود من العهود، ونصبوا لأهل نجد وتهامة وأهل مكة واليمامة وأهل الحزن والسهل. وأقاموا قناة الدين، وتصبروا تحت احلاس الجلاد حتى دانت لرسول الله ﷺ العرب ورأى فيهم قرة العين قبل أن يقبضه الله اليه......" "جب انہوں نے نبی ﷺ اور آپ کے یارانِ وفا رضی اللہ عنہم کو جگہ دی، اللہ تعالی اور اس کے دین کی نصرت کی، تو عربوں نے انہیں ایک ہی تیر سے (متفق و منظم ہو کر) مارا۔ یہودیوں و دیگر قبائل نے ان کے خلاف متحد ہو کر محاذ آرائی کی۔ وہ بھی اللہ کے دین کی نصرت پر کمر بستہ ہو گئے۔ یہود اور اہل عرب کے ساتھ قائم معاہدے توڑ دیے۔ اہالیان نجد، تہامہ، مکہ، یمامہ و دیگر شہری اور دیہاتی لوگوں کی دشمنیاں مول لیں۔ دین کے نیزوں کو سیدھا کیا۔ جلاد کی ٹاٹ تلے صبر کا مظاہرہ کیا، یہاں تک کہ تمام عرب آپ ﷺ کے زیر نگیں آ گئے۔ آپ ﷺ نے ان میں وفات سے قبل آنکھوں کی ٹھنڈک دیکھی۔ اب تم لوگ اس دور کے عربوں سے تعداد میں زیادہ ہو۔"
(الثقفي: الغارات ۲/۴۷۹)

﴿رجالٌ لا تلهيهم تجارةٌ﴾ کی تفسیر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف و توصیف ان الفاظ میں فرمائی: "یہ وہ لوگ ہیں جن کے فکر و دماغ میں اللہ تعالیٰ نے ان سے مناجات کی ہے۔ اور ان کی عقلوں میں ان سے کلام کیا ہے۔ ان کے دل، آنکھیں اور کان نور بیداری اور ہدایت سے منور ہو گئے اور وہ گزشتہ ایام میں اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو یاد کرتے ہیں۔ اس کے مقام جلالت سے خوف کھاتے ہیں۔ وہ گویا بیابانوں اور جنگلوں میں ہدایت کے نصب شدہ نشانات ہیں۔ میانہ روی کرنے والوں کا طریقہ پسند کرتے ہیں۔ اور اسے بشارت دیتے ہیں۔ اور جو شخص دائیں بائیں چلتا ہے اس کے راستے کی مذمت کرتے ہیں اور ہلاکت سے ڈراتے ہیں۔ وہ لوگ ظلمات کیلئے چراغ اور شبہات کو دور کرنے والے نشانات تھے، وہ ذکر اللہ والے تھے کہ دنیا کے بدلے اسے لے لیا تھا۔ پس کوئی تجارت اور خرید و فروخت انہیں اس سے غافل نہ کر سکی۔ وہ زندگی کے دن اسی میں کاٹتے تھے اور غافلوں کے کانوں میں اللہ تعالی کے حرام کردہ امور سے متعلق سرزنش کرتے تھے۔ انصاف کا حکم کرتے اور خود بھی عدل برتتے۔ احوال آخرت کا مشاہدہ کر لیا تھا اور وہ اہل برزخ کی اس طویل اقامت کے حالات پر مطلع ہو گئے تھے اور قیامت کا منظر ان کے سامنے تھا اور اس کا پردہ دنیا والوں کے سامنے کھول دیا کہ یہ وہ اشیاء دیکھ رہے ہیں جو دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکتے۔ میں نے ان کو واضح طور پر لوائے ہدایت اور ظلمت کے لئے

© rasailojaraid.com